



﴿مؤلف﴾ قاضى مولا ناحافظ نظام الدين چشتى ايم۔اے عربی واسلاميات بينوفاضل دارالعلوم نعيميه امام وخطيب جامع مجدافعنی بيکٹر 11-10 ندکرايي

بسم الله الرّحمانِ الرّحيم نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم فاعوذ باللُّه من الشيطُّن الرجيم

فَصَلِّ لِوَ بِبِكَ وَالْمُحَوُّ توجمهٔ كنزالايمان: توتم ايخ ربّ كيليح نماز ررُّ سواور قرباني كرو_

ندکورہ بالا آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بیارے محبوب سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قربانی کا تھکم دیا ججرت کے بعد دس سال تک

حضور عليه المصلوه والسلام فيدين طيبهين قيام فرمايا اور برسال قرباني فرمات رج

قربانی ایک اہم مالی عبادت ہے اور شعائر اسلام میں ہے ہے اور سیّدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سقت ہے۔ قربانی کی

احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔طوالت سے بیختے ہوئے صرف دوحدیثیں زِئر کرنے پراکتفا کرول گا۔

حضرت زیدین ارقم رضی الله تعالی عنه فر ماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی الله تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم میرقر با نیاں

کیا ہیں۔تو آپ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم نے ارشا وفر ما یا کہ ریتمہارے باپ حضرت ابرا ہیم علیہ السلام کی سفت ہے۔صحابہ نے عرض کیا کہ اس میں جمارا کیا فائدہ ہے۔تو آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم نے فر مایا کہ تہہارا فائدہ بیہ ہے کہ تہہیں قربانی کے جانور کے ہربال کے بدلے

میں ایک نیکی ملے گی مصابہ کرام رہنی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن جانوروں کے بدن پر اون ہے

تو اس اون کا کیا تھم ہے، کیا اس پر بھی کچھ ملے گا۔ آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اون کے ہر بال کے عوض بھی

ایک نیکی ہے۔ (سنن ابن ماجه) محترم قارئین! نفور بیجئے۔اس سے بڑھ کراور کیا ثواب ہوگا کہ ایک قربانی کرنے سے ہزاروں لاکھوں نیکیاں مل جائیں۔

بھیڑاورد نبے کے بدن پرلا تعداد بال ہوتے ہیں اگر کوئی صبح ہے شام تک گننا جا ہے تو بھی نہیں گن سکے گا۔

توسوچنے کہ ہم قربانی پروس پانچ ہزارروپے خرچ کر کے کتنی بے حساب نیکیوں کے مستحق بن سکتے ہیں۔

اس قدراجر وثواب کود کیچ کرجمیں خوب بڑھ چڑھ کر قربانی کرنی چاہئے۔ واجب تو واجب ہے اگراللہ تعالیٰ نے مال میں وسعت دی ہے تو نفلی قربانی بھی کرنی چاہئے۔تو جہاں آپ اپنی طرف سے قربانی کررہے ہیں وہاں اپنے مرحوم عزیز وں مثلاً ماں ہاپ،

بہن بھائی وغیرہ کی طرف ہے بھی قربانی کریں تا کہان کی روح کو بھی ہیٹظیم الشان ثواب پڑنچ جائے اور کیا ہی اچھا ہوگا کہ

اس محسن اعظم مقصود کا ئنات حضرت محمر صلی الله نعالی علیه وسلم اور آپ کے اہل بیت کی طرف سے قربانی کی جائے ورند کم از کم

سے سے بیے شار سکیاں کہاں میسر ہول گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم سے عرض کیا کہ قربانی کیا ہے؟ حضور صلی اللہ تغالیٰ علیہ وہلم نے فر مایا کہ بیٹمہارے باپ حضرت ابرا ہیم علیہ السلام کی سنت ہے اور آپ سلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فر مایا کہ اس کے ہر بال سے عوض میں ایک فیکی ہے۔ حدیث پاک کامفہوم ہے کہ قربانی بہت بڑاعمل ہے اور قربانی کے ایام میں اللہ تعالیٰ کو قربانی کرنے سے زیادہ کوئی عمل پسندنہیں ہے۔قربانی کرتے وفت خون کا جو پہلاقطرہ زمین برگرتا ہے تو گرنے سے پہلے اللہ تعالی کے ہاں مقبول ہوجاتا ہے۔ قربانی واجب ہوتے ہوئے اور مالی وسعت حاصل ہوتے ہوئے قربانی نہ کرنا بہت بڑی بدتھیبی اور نیکیوں سے محرومی کا اور جانِ كاستات صلى الله تعالى عليه وسلم كى نارافسكى كاسبب بـ جس شخص نے قربانی واجب ہوتے ہوئے قربانی نہ کی تو اس سے بڑھ کر بدنصیب کون ہوگا کہ ایسے شخص کواللہ کے رسول سلی اللہ تعالی علیدسلم نے عیدگاہ میں آنے سے منع فرمادیا۔ حضرت ابوہرریہ رمنی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت ہے کہ حضورا کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فر مایا کہ جس شخص میں قربانی کرنے کی استطاعت ہو پھروہ قربانی نہ کرے تو ایسا آ دمی جماری عیدگاہ میں نہآئے۔ (سنن ابن ماجد) حدیث مذکورہ برغور بیجئے اور وہ لوگ جو کہ مالی وسعت اور قربانی کی استطاعت رکھتے ہوئے واجب قربانی ادانہیں کرتے وہ آئکھیں کھولیں اورایے ایمان کی خیرمنا کیں۔ اوّل تو یہی خسارہ کیا کم تھا کہ قربانی نہ کرنے کے سبب ہزاروں لاکھوں نیکیوں اور استنے بڑے اجروثواب سے محروم ہوگئے۔ پھراس پرالٹد کے رسول سلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم ناراض ہوجا کیں اورعیدگاہ میں حاضری سے روک دیں۔ایسے مخص کا ٹھھانہ کہاں ہوگا۔ عیدگاہ اور مساجد اللہ تعالیٰ کی محبوب اور پسندیدہ جگہ ہیں۔ یہاں جمع ہونے والوں پر عفو وکرم کی بارشیں ہوتی ہیں ۔ اللّٰد نتعالیٰ کی خصوصی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ یہاں کی حاضری ہے کسی بدنھیب سے بدنھیب ہی کورو کا جاسکتا ہے۔ لہذا بخل سے کام نہ کیجئے۔خوش ولی سے قربانی سیجئے۔جس نے میہ مال دیا ہے رہیم بھی اس کا ہے۔اس کے علم کی تعمیل سیجئے۔ اس میں سلامتی اور بڑ کتیں اور دُنیا وآخرت کی کا میابی ہے۔

واجب قربانی تو ضرور سیجئے۔اس لئے کہ ان مبارک دِنوں کے چلے جانے کے بعد پھرید دولت کہاں نصیب ہوگی اوراس آسانی

قربانی کی تعریف

خاص جانورخاص دِنوں میں اللہ کی رِضا کیلئے تُواب کی نتیت ہے ذرج کرنا قربانی کہلاتا ہے۔

قربانی کے واجب هونے کے شرائط

نمبرا.....مسلمان جوناللېذاغيرمسلم پرقربانی دا جبنبيل_

نمبرامقيم جونا ، للبذامسافر برقر باني واجب نبيس ، البيته اگر مسافر نقل كے طور برقر باني كرے تو ثواب يائے گا۔

نمبر السنسان الک نصاب ہونا۔۔۔۔۔یعنی قربانی کے دِنوں میں ساڑھے سات تولد سونا یا ساڑھے باون تولد جا ندی کا مالک ہونا یا

حاجتِ اصلیہ کےعلاوہ کسی الی چیز کا مالک ہوجس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہوتو وہ مالدارہے۔اس پرقربانی

واجب ہے۔

نمبر الغ ہونا، اگر چہ نا بالغ پر قربانی واجب نہیں، اگر کرے تو بہتر ہے۔ قربانی کیلئے مرد ہونا شرط نہیں، مالدارعورَت پر

بھی قربانی واجب ہے۔ نمبره وَثُنت كا بإيا جانا، يعني دس ذِي الحجه كوضيح صادق سے بارہ ذي الحجه كوغروب آفتاب تك يعني تين دن اور دوراتيں

بيقرباني كے دن بيں اور انہيں كو "ايام نح كها جاتا ہے ۔ليكن دسويں ذى الحجه كا دن سب ميں افضل ہے۔اس كے بعد كياره

پیم باره و والحجید (بهارِ شریعت ، عالمگیری)

مسئلہویں ذی الحجہ کے بعد کی دونوں راتیں ایام نحرمیں داخل ہیں۔ان میں بھی قربانی ہوسکتی ہے۔مگررات میں ذیح کرنا كروه ٢- (بهار شريعت ، عالمگيري)

مسئلہ شہر میں قربانی کی جائے تو شرط بیہ کے عید کی نماز کے بعد کی جائے اور گاؤں میں بیشر طنہیں ہے، لہذا گاؤں میں صبح

صادق کے بعد قربانی ہوسکتی ہے، کیونکہ گاؤں میں عید کی نماز نہیں ہوتی۔ (بھارِ شریعت ، عالمگیری) سئلہقربانی وقت سے پہلے بھی نہیں ہو سکتی اور وقت گزرنے کے بعد بھی نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی نے وقت سے پہلے قربانی کی

تونہیں ہوگ۔ دوبارہ قربانی کرے اور ای طرح وقت گزرنے کے بعد اگرکوئی قربانی کرنا جاہے تو قربانی نہیں ہوسکتی۔ لہذاوقت گزرنے کے بعد قربانی کا جانور یااس کی قیمت صدقہ کرے۔

مسئلہاگر گھر میں میاں ہیوی دونوں صاحبِ نصاب ہوں یعنی دونوں کے پاس ساڑھے باون تولہ جا ندی یااس کے برابررقم ہو

تو دونوں پر قربانی واجب ہے۔ایک کی قربانی دوسرے کیلئے کافی نہیں ہوگی بلکہ الگ الگ قربانی کرنالازی ہے۔ مسئلهاگر کسی مخص پر قربانی واجب ہے اور دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا جاہے تو پہلے اپنی قربانی کرے پھر مرحوم کی طرف سے یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے کیکن اگر کسی پر قربانی واجب نہیں تواگر اپنی قربانی چھوڑ کرحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا

مسى مرحوم كى طرف سے كر سے توريج ائز ہے۔ (بهادِ شريعت ، عالم كيوى)

قربانی کے جانور

مسئلہاونث، گائے بھینس، تیل، بکری، دنبہ، بھیڑ، نرومادہ اورخصی وغیرخصی سب کی قربانی ہوسکتی ہے۔ (بھارِ شویعت)

قربانی کے جانوروں کی عمریں

مسئلہاونٹ پاپنچ سال گائے بھینس ہیل دوسالبکری ، دنبہ ، بھیٹر ایک سال کی ہوں یا زیادہ کی۔اس ہے تم کی

جائزنہیں۔ (بھادِ شسریعت) ہاں اگردنیہ یا بھیڑ کاچھ ماہ کا بچہا تنا فربہا ورتندرست ہے کہ دُورے دیکھنے میں ایک سال کامعلوم ہوتا ہوتواس کی قربانی جائز ہے۔ (بھارِ شریعت)

مسئله وحشى جانورمثلاً ہرن، نيل گائے، باره سنگھادغيره كى قربانى جائز نہيں۔

مسئله..... قربانی کا جانور مونا تازه خوبصورت اور بے عیب ہونا چاہئے۔ اگر عیب تھوڑا سا ہے تو قربانی ہوجائے گی ،

ممرمروه بموگی _ (بهار شویعت)

مسئلہاندھا کنگڑا، کان، بےحد دبلا، کان کٹا، دم کٹا، بے دانت کا بھن کٹی بھن سوکھا، ناک کٹا، بیمار خنثی اورغلاظت کھانے والا ان سب کی قربانی جائز نہیں۔

مسئلہ قربانی کرتے وقت جانوراچھلاکودا،اورعیب دارہوگیاتو حرج نہیں۔

سئلہ.....اگر کوئی شخص قربانی کے جانور کے بجائے کسی حاجت مند کورقم دے دے تو اس کی واجب قربانی ادانہیں ہوگی اور

قربانی کا وجوب قربانی کرنے ہے ہی ادا ہوگا۔ 🖈اندھے، کانے بُنگڑےاورابیامرض جوقربان ہونے کی جگہ تک نہ جاسکتا ہو،اس کی قربانی جائز نہیں ہے یا جس جانور کے

دونوں کان کٹے ہوں یا ایک کان کا اکثر حصتہ کٹا ہوا ہو یا دُم بھی اکثر کٹی ہوئی ہو یا دانت بالکل نہ ہوں یا اکثر نہ ہوتوا یہے جانور کی

قربانی بھی جائز نہیں ہے۔ (بھار شریعت ، عالمگیری)

🖈سینگ اگر پیدائش نه جول با درمیان سے نوٹ گیا جو، اس کی قربانی جائز ہے۔ (بھادِ شریعت ، عالمگیری) مسئلہ.....اگر کسی مخص پر قربانی واجب ہواور اس کا خربیدا ہوا جانور مرجائے یا تم ہوجائے یا چوری ہوجائے تو اس کو چاہئے کہ

دوسرا جانور خریدے۔ اسی ذوران اگر پہلا جانور مل جائے تو اس کی بھی قربانی کرے، یہ جب ہے جبکہ اس کا بچا ہوا مال

قيمت لصاب تك جور (بهار شريعت ، عالمگيري)

قربانی کے جانور میں شرکت

مسئلہاونٹ، گائے ، بیل اور بھینس میں سات افراد شریک ہوسکتے ہیں ، کیکن شرکاء میں سے کسی کاحضہ ساتویں ہے کم نہ ہو۔

ا گرکسی شریک کا حصہ ساتویں حصہ ہے کم ہوا تو کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔ ہاں البنتہ ساتویں حصہ ہے زیادہ ہوسکتی ہے مثلاً گائے ، اونٹ یا بیل کی قربانی میں جار، پانچ یا چھا فرادشر یک ہوکر قربانی کریں تو پھراہیا ہوسکتا ہے۔

اس کے پہلو پر تھیں اور جلدی سے ذرج کر دیں ، ذرج کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل وُ عارد هیں :۔

قربانی اگرا چی طرف ہے ہوتو ذرج کے بعد بیدوعا پڑھیں۔

بعد میں آیا تو ضروری نہیں۔

مسئلہ دنبہ بھیڑ، بکرا، بکری کی قربانی صرف ایک فردی جانب ہے ہوگ ۔

تربانی کا گوشت

حپھری پہلے سے خوب جیز کرلیں پھر جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ اس کا مُنہ قبلہ کی طرف ہواور اپنا داہنا پاؤں

إِيِّي وَجُّهُتُّ وَجُهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَواتِ وَ الْأَرْضَ حَنِيُفاً وَّ مَا أَنَا مِنَ

الْمُشُوكِيُنَ٥ إِنَّ صَلاَ تِي وَ نُسْكِي وَ مَحْيَاىَ وَ مَمَاتِي لِلَّهِ وَبِّ الْعَالَمِيُنَ٥

لاَ شَرِيْكَ لَهُ وَ بِذَٰلِكَ أُمِرُتُ وَ أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ٥ اَللَّهُمَّ لَكَ وَ مِنْكَ

مسئلهاگر بِسنسم الملله پڑھنا بھول گیا ہوتو ذبیحہ حلال ہے اورا گررگیں کٹنے سے قبل یاد آ گیا تو بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔

ریدعا پڑھنے کے بعد ذرج کریں، جب تک جانور شنڈانہ ہوجائے نہ تواس کے یاؤں کا ٹیس اور نہ کھال اُتاریں۔

قربانی کرنے سے پہلے جانور کو چارہ پانی ویں، بھوکا پیاسا ف^ن نہ کریں اور ایک جانور کے سامنے دوسرا جانور ف^ن کا نہ کریں۔

فتربانی کا طریقه

سارے کاسارا صدقہ بھی کیا جاسکتا ہے۔اگر چدایک حصدا ہے اہل خانہ کیلئے بہتر ہے۔

مسئلہقربانی کے گوشت کے تین صفے کئے جا کیں۔ایک حصہ فقیروں اورغریبوں کودیں اورایک دوستوں اورعزیز وں کودیں اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کیلئے رکھیں۔ اگر گھر کے افراد زیادہ ہوں تو سب کا سب گھر والوں کیلئے بھی رکھا جاسکتا ہے اور

ذبح کرنے کے بعد کی دعا

ٱللَّهُمَّ تَقَبَّلُ مِنِّى كُمَا تَقَبَّلُتَ مِنْ خَلِيُلِكَ إِبْرَاهِيُم عَلَيُهِ السَّلاَمَ وَ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّم

اورا گرقربانی اپی طرف سے نہیں بلکہ کسی دوسرے کی طرف سے ہے تو میسنسی کی جگہ مین کہدکراس شخص کا نام لیں جسکی طرف سے قربانی ہےاورا گر قربانی سات افراد کی طرف سے ہے تو جسن کے بعدان سات افراد کے نام لئے جائیں۔جن کی طرف سے قربانی کی جارہی ہے۔

ایام تشریق کیا هیں

نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرہ ذوالحجہ کی عصر تک یعنی پانچ دن اور جاررا تیں ایام تشریق کہلاتے ہیں۔ان پانچ دنوں میں ہرفرض نماز کے بعد جو کہ جماعت کے ساتھ ادا کی گئی ہو۔ ہر مکلف پرایک ہارتکبیرتشریق بلندآ واز سے کہنا واجب ہے اور تین مرتبہ کہنا بہتر ہے منفرد پرتگبیرواجب نہیں لیکن اگر کہدلے تو بہتر ہے۔

تکبیر تشریق یه مے

اَ لِلَّهُ اَكْبَرُ اَ لِلَّهُ اَكْبَرُ لاَ إِلَّهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ اَكْبَرُ ، اَللَّهُ اَكْبَرُ وَ لِلَّهِ الْحَمَّد

🖈 حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فر مایا کہ جب ذی الحجہ کا پہلاعشر ہ شروع ہوجائے اورتم میں سے جوشخص

قربانی کا إراده كرے (جب تك قربانی نهكر لے) بال اور ناخن نهكتر وائے۔ (صحيح مسلم) 🖈 قربانی سے قبل قربانی کرنے والے کیلئے مستحب ہے کہ بال اور ناخن نہ تراشے۔ (عالمگری)

قربانی کی کہال کے احکام

مسئلہ قربانی کے جانور کی کھال کونہایت احتیاط ہے اُتاراجائے۔

مسئلہکھال کوبطوراً جرت قصائی باا مام سجد بموذن یا خادم کودینا جائز نہیں ہے بلکہ تعاون کی مدمیں مدرسہ میں دے سکتے ہیں۔

مسئلہ.....گھرکےافرادمیں سےکوئی حج پرجائے ،اگرگھر کےافراد میں سے کسی پرقربانی واجب ہےتوان پرقربانی کرنا واجب ہے۔ جج پر جانے والا جو قربانی کرتا ہے وہ جج کی قربانی ہوتی ہے۔ جج کی قربانی کرنے سے گھر والوں پر جو واجب قربانی ہے

وہ ادائبیں ہوگی۔

عقيقه كى تعريف و احكام

مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے والے بچہ یا بچی کے شکر یہ کے طور پر جو جانور ذیح کیا جا تا ہے اس کوعقیقہ کہتے ہیں۔ سکےعقیقہ متحب ہے، اس کیلئے ساتواں دِن بہتر ہے اور اگر ساتویں دِن نہ کرسکیں تو زِندگی میں جب میسر ہوکرلیں،

سنّت ادا ہوجا ئیگی۔ مسئلہ الرّے کیلئے دو بکرے اوراڑ کی سے لئے ایک بکری ذرج کی جائے بعنی لڑے میں نرجانو راورلڑ کی میں مادہ جانو رمناسب ہے

اوراگراس کے برعکس ،لیعنی لڑکی کیلئے نراورلڑ کے کیلئے مادہ تو بھی جائز ہے بلکداگر دو بکرے نہ ہوتکیس تو لڑ کے کی طرف سے

ایک بکری بھی ذریح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

عقیقہ کے جانور کوذ ہے کرتے وقت بیدعا پڑھیں:

مسئلہ قربانی میں عقیقہ کی شرکت ہوسکتی ہے اور عقیقہ سے جانور کیلئے بھی وہی شرطیں ہیں جوقر بانی سے جانور کیلئے ہیں۔ مسئلہ عقیقہ کا گوشت فقیروں، دوستوں، رِشتہ داروں میں کچاتقسیم کیا جائے یا پکا کردیا جائے یا بطور ضیافت ودعوت کھلا یا جائے،

سب صورتیں جائز ہیں۔

مسئلهعقیقه کا گوشت مال باپ، دادا، دادی، نانا، نانی وغیره سب کھا سکتے ہیں۔ مسئله اگر مال باپ کاعقیقهٔ نبیس جواتب بھی اولا د کاعقیقه جوسکتا ہے۔

عقیقه کی دعا

ا كُرعَقِيقَهُ اللَّهِ عِينَهُ كَا سِهُ وَايُولَ كَمِهِ : ﴿ ٱللَّهُمُّ هَاذِهِ عَقِينَقَةُ إِبْنِي فَلا نُ

(فلاں کی جگدار کے کانام لیس) اورا گرعقیقد کسی دوسرے کا ہے تو الا کے اورائر کے کے باپ کانام لیس اوراس طرح کہیں:

ٱللَّهُمَّ هَاذِهِ عَقِيْقَةُ فَلاَ نُ بِنُ فَلاَ نُ دَمُهَا بِدَمِهِ وَلَحُمُهَا بِلَحُمِهِ وَعَظُمُهَا بِعَظُمِهِ وَجِلُدُهَا بِجِلُدِهِ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلُهَا فِدَاءً لِفَلاَنُ بِنُ فَلاَ لُ مِنَ النَّادِ بِسُمِ اللَّهِ اَللَّهُ اَ كُبَرُ

(فلال بن فلال كى جگد يج اوراس كے باپ كانام ليس _)

اورا گر عقیقہ لڑکی کا ہے تو یہی دعااس طرح پڑھیں گے:

ٱللَّهُمَّ هٰذِهِ عَقِيْقَةٌ فَلاَ نَهُ بِنُتِ فَلاَ نُ دَمُهَا بِدَمِهَا وَلَحُمُهَا بِلَحْمِهَا وَعَظَّمُهَا بِعَظَّمِهَا وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا وَ شَعْرُهَا بِشَعْرِهَا اللَّهُمَّ اجْعَلُهَا فِدَاءً لِقَلاَ نَهُ بِنْتِ فَلاَنُ مِنَ النَّارِ بِسُمِ اللَّهِ اللَّهُ ٱكْبَرُ (فلاند بن فلانه کی جگه یکی اوراس کے باپ کا نام لیں۔)